ایک مثالی شخصیت

علامہ عبدالعزیز حنیف رحمۃ اللہ علیہ

عبدالرشید عراقی

9 ستمبر 2011ء کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب امیر علامہ عبدالعزیز حنیف 75 سال کی عمر میں دوران خطبہ جمعۃ المبارک حرکت قلب بند ہو جانے سے اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی

مرحوم یگانہ روزگار عالم شیریں بیان مقرر، خطیب اور مبلغ تھے۔

انہیں علوم اسلامیہ پر یکساں قدرت حاصل تھی، قدرت کی طرف سے اچھا دل ودماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ روشن فکر اور سلجھا ہوا دماغ پایا تھا۔ ذہن وذکاوت کے ساتھ قوت حافظہ میں بے مثال تھے۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایہ تھا۔ تاریخ پر گہری اور تنقیدی نظر رکھتے تھے لیکن اسلامی تاریخ ان کا خاص موضوع تھا اور اسلامی تاریخ کا وہ حصہ جس کا تعلق محدثین کرام کے سیر وسوانح سے ہے وہ تو گویا انہیں ازبر تھا۔ خطابت میں ان کا مرتبہ ومقام بہت بلند تھا۔ بہت زیادہ ذہین وفطین تھے اور اعلیٰ صلاحیت کے مالک تھے۔ اپنے مسلک اہلحدیث سے ان کو بہت زیادہ محبت تھی۔ ان کی ساری زندگی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعت، نصرت، حفاظت اور تائید وحمایت میں گزری، جب تک زندہ رہے اس کی اشاعت وتبلیغ میں کوشاں رہے۔

حضرت علامہ عبدالعزیز حنیف اپنی وضع کے پابند، اخلاق وشرافت کا مجسمہ اور علم وحلم کا پیکر تھے۔ ان کی ذات خود ایک انجمن تھی۔ وہ ایک عظیم شخصیت تھے۔ ایسی ہی عظیم شخصیتوں کے بارے میں علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ ملکی سیاست سے پوری طرح باخبر تھے۔ لیکن سیاست میں ان کا نقطۂ نظر وہی تھا، جس کا اظہار شاعر مشرق، حکیم الامت حضرت علامہ اقبال رحمہ اللہ نے اپنے اس مشہور

شعر میں کیا ہے۔

جلال بادشاہی ہو کہ جمہوری سیاست ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اخلاق و عادات اور شمائل و خصائل کے اعتبار سے علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ خوش اخلاق، خوش اطوار، خوش گفتار، خوش کردار تھے۔ اتنے بڑے عالم دین اور مبلغ اسلام ہونے کے باوجود بہت شریف الطبع، کریم النفس انسان تھے۔ وہ پہلو میں ایک دردمند دل رکھتے تھے۔ محبت، اخوت، مرتبت، عدالت، شجاعت، بصارت، ذکاوت، فطانت، ذہانت، قناعت، زہد و ورع، تقوی و طہارت، سادگی، خلوص، دوستی، ہمدردی، وضعداری، رواداری، وفا، ایثار، سخاوت، خوش مزاقی، سنجیدگی، فہم و بصیرت اور قربانی کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ رعونت، اکڑفوں، تعلی، خودستائی اور شیخی سے کوسوں دور تھے۔

علامہ اقبال نے اپنے دو شعروں میں مرد مومن کی جو تصویر کھینچی ہے۔ وہ علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ پر حرف بحرف صادق آتی ہے۔

اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب اس کی نگہ دل نواز
نرم دم گفتگو ، گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاک باز

مجھے سن یاد نہیں، علامہ عبدالعزیز حنیف سے پہلی ملاقات اور تعارف اسلام آباد میں ہوا۔ راقم اپنے ایک قریبی رشتہ دار کی بیٹی کی تقریب نکاح میں شرکت کے لئے اسلام آباد گیا تھا، علامہ مرحوم نے نکاح پڑھایا۔ اس کے بعد تین چار مرتبہ وزیر آباد میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ جامعہ عثمانیہ اہلحدیث وزیر آباد اور جامعہ توحیدیہ اہلحدیث وزیر آباد میں بسلسلہ درس قرآن کریم تشریف لاتے، جب بھی ملاقات ہوئی بڑی خوش دلی اور محبت سے ملے، حقیقت یہ ہے کہ

میں نے علماء میں ایسا شریف ایسا نیک باطن، ایسا دور اندیش، ایسا فیاض، ایسا سادہ مزاج، اس پر ایسا مستقل مزاج، خوش اخلاق، شیریں گفتار، باغ و بہار ایسا شخص اور ایسا تیز آدمی نہیں دیکھا۔ ایسا متقی و پرہیزگار اور ساتھ ہی ایسا وسیع المشرب اور وسیع الاخلاق وہ مذہبی تھے اور سخت مذہبی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ (آمین) اللھم اغفرہ وارحمہ وادخلہ جنة الفردوس.